روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸۸ ہفتہ ۲۰ رجب ۱۴۱۵ھ ۲۴ فتح ۱۳۷۳ ہش ۲۴ دسمبر ۱۹۹۴ء

دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے

میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچالیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک کرتی ہے اور خدا پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ دنیا خود بخود نہیں ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اسی کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کی رضا کے ایک ذرہ حرکت نہیں کر سکتا۔ جو اللہ تعالیٰ سے ترساں رہے گا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس میں ایک فرقان پیدا ہو گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو۔ تکالیف تو نبیوں پر بھی آتی ہیں مگر وہ عام لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ان کے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۳۲)

خدا کی راہ میں خرچ کرنا تربیت کا ذریعہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پس تمام دنیا میں ہمیں تربیت کے جو مسائل درپیش ہیں خاص طور پر ترقی یافتہ یا آزاد منش ممالک میں ان کا ایک حل قرآن کریم نے یہ بھی پیش فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں محصور اور غرباء پر خرچ کرو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ کی کمزوریاں دور فرمائے گا اور خود تمہاری اصلاح کے سامان مہیا فرمائے گا۔ پھر فرمایا (-) یاد رکھو کہ تم جہاں بھی جو کچھ بھی خدا کی راہ میں کرتے ہو تمہارے اعمال سے خدا خوب واقف ہے۔ ہر چیز پر اس کی نظر ہے۔ تمہارا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو خدا کی نظر میں نہ ہو۔ پھر فرمایا (-) اے محمدؐ! تجھ پر ان کی ہدایت فرض نہیں ہے۔ تو نے پیغام پہنچانا ہے۔ نصیحت کرنی ہے اور تو بہترین نصیحت کرنے والا ہے۔ (-) ہاں اللہ ہی ہے جس کو چاہے گا ہدایت بخشے گا۔ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔ پھر اس جملہ معترضہ کے بعد واپس اس مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یاد رکھو خدا کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرتے ہو (-) وہ دراصل اپنی جانوں پر خرچ کر رہے ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ دوسروں پر کوئی احسان کر رہے ہو۔ تمہارا خرچ اپنے فوائد کے لحاظ سے اور برکتوں کے لحاظ سے خود تم پر ہو رہا ہے۔ (-) لیکن ہم جانتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ ساتھی اپنے نفوس میں برکت کی خاطر خرچ نہیں کر رہے بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کر رہے ہیں۔ پس یہ مراد نہ سمجھی جائے۔ کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے نفس پر خرچ کرنے کی خاطر خرچ کرو۔ فرمایا ہم جانتے ہیں کہ تمہارا اعلیٰ مقصد خدا کی رضا ہے مگر جب خدا کی رضا حاصل ہو جاتی ہے تو محض دین میں نہیں ہوتی بلکہ دنیا میں بھی رضا مل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ایک نتیجہ ہے کہ جو یہ فرمایا گیا کہ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنی جانوں پر خرچ کرتے ہو۔ ان دونوں آیات کے ٹکڑوں کو ملا کر پڑھا جائے تو مضمون یہ بنے گا کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ تم جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو محض اللہ کی خاطر اس کی محبت جیتنے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتے ہو لیکن اس رضا کا ایک ظاہری نتیجہ بھی ضرور نکلے گا اور وہ یہ کہ تمہارے اموال میں ایسی برکت ملے گی کہ گویا تم دوسروں پر نہیں بلکہ خود اپنی جانوں پر خرچ کرنے والے تھے اور اس کی مزید تشریح یہ فرمائی کہ (- البقرہ ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴)- اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے یقین جانو وہ تمہیں خوب لوٹایا جائے گا۔ (-) صرف لوٹانے کا مضمون نہیں بلکہ بھرپور طور پر لوٹایا جائے گا۔ اور تم سے کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایک محاورہ ہے۔ طرز بیان ہے۔ جب کہا جائے کہ کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا تو مراد یہ نہیں ہے کہ محض عدل کیا جائے گا بلکہ بالکل برعکس مضمون ہوتا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ (-) ان سے ظلم نہیں کیا جائے گا۔ تو مراد یہ ہوتی ہے کہ انہیں بہت زیادہ دیا جائے گا۔ ظلم تو درکنار اتنا عطا ہو گا کہ احسانات ہی احسانات ہوں گے۔

(از خطبہ ۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء)

ولادت

○ محترمہ سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ ربوہ سے لکھتی ہیں۔

عزیزم سید سہیل ظہور۔ حال مقیم جرمنی کو ۹-۱۲-۹۴ کو خدا تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ یہ بچی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پڑپوتی اور سید ظہور احمد شاہ صاحب (وفات یافتہ) ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان کی پوتی ہے بچی کا نام مہ وش رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچی کی صحت و سلامتی اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کریں۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم خالد احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم ماسکو کو ۸۔ دسمبر ۹۴ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "امتہ الناصر مناہل" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی صحت و سلامتی، نیک اور خادمہ سلسلہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم عارف قریشی صاحب مقیم امریکہ ابن مکرم ڈاکٹر ارشد احمد صاحب قریشی آف فیصل ٹاؤن لاہور کا نکاح عزیزہ صوبیہ دختر مکرم داؤد احمد صاحب سولنگی آف گوجرانوالہ کے ہمراہ مورخہ ۴۔ دسمبر ۹۴ء کو مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے گوجرانوالہ میں پڑھا۔ حق مہر ۵۰۰۰۰ ہزار روپے مقرر کیا گیا ہے۔ مکرم عارف قریشی صاحب محترم محمد اقبال صاحب قریشی سابق امیر ضلع سیالکوٹ کے نواسہ ہیں۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۲۵۔ دسمبر بروز اتوار تعطیل ہو گی۔ لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں۔ (مینیجر)

مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۴- فتح - ۱۳۷۳ ھش ۲۴- دسمبر ۱۹۹۴ء

ایثار کی اہمیت

کسی ضرورت مند کی ضرورت کو ایسی صورت میں پورا کرنا کہ جس چیز سے آپ اس کی ضرورت پوری کر رہے ہیں اس کی آپ کو بھی ضرورت ہے لیکن آپ اپنی ضرورت اور اپنے جذبات کی قربانی کرکے وہ چیز کسی ضرورت مند کو دے دیتے ہیں' ویسے تو غرباء مساکین اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پورا کرنا بذات خود ایک نہایت مستحسن اقدام ہے بلکہ اتنا ضروری اقدام ہے کہ اس کے بغیر معاشرے کا ڈھانچہ کھڑا ہی نہیں ہو سکتا۔ فساد بھی برپا ہو سکتا ہے اور کئی اور مضرت رسانیاں بھی معاشرے میں زہر کی طرح گھل سکتی ہیں اسی لئے یہ لازمی ہے کہ معاشرے میں غریبوں کی' مسکینوں کی' اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔

حضرت امام جماعت الثالث نے اس بات کی تلقین فرمائی تھی کہ کسی کے ہمسائے میں کوئی شخص بھوکا نہ سوئے اور بھوکا سونا ایک ایسی حقیقت ہے جس کے متعلق ساری دنیا کے اعداد و شمار اکٹھے کئے گئے تو معلوم ہوا کہ دنیا میں کئی کروڑ ایسے انسان بستے ہیں جو رات کو بھوکے سوتے ہیں۔ اگر امام جماعت الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی اس تلقین کے پیش نظر دنیا کا ہر شخص اس بات کا لحاظ رکھے کہ اس کا ہمسایہ بھوکا نہ سوئے تو یقیناً ساری دنیا میں سب لوگ ایسے ہوں گے جو رات کو کچھ نہ کچھ کھا کر سوئیں گے اور کسی ایک فرد کو بھی یہ شکایت نہ ہوگی کہ اسے بھوکا سونا پڑا ہے۔

ضرورتیں' جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے' ضرورت مندوں کی پوری کی جانی چاہئیں۔ یہ ایک لازمی عنصر ہے انسانی زندگی کی بہبود کا۔ لیکن ضرورت اگر ایسے وقت میں پوری کی جائے کہ جب اس چیز کی انسان کو خود بھی ضرورت ہو اور وہ اپنی ضرورت کو پسِ پشت ڈال کر کسی اور کی ضرورت پوری کر دے تو یہ اقدام یقیناً نہایت مستحسن ہے۔ اس اقدام سے دو طرفہ فائدہ ہوتا ہے۔ جسے چیز دی گئی ہے جس کی ضرورت پوری کی گئی ہے۔ اسے تو فائدہ ہوا ہی۔ اور اس کا فائدہ ظاہر و باہر ہے کہ اس کی ضرورت پوری ہو گئی۔ لیکن جس شخص نے اپنی ضرورت کو پس پشتِ ڈال کر وہ چیز دی ہے اس نے ایک ایسی قربانی کا اقدام کیا ہے جو اس کے کردار کو بلند سے بلند تر کر دے گی اس میں قناعت کا مادہ پیدا کرے گی۔ اور اسے اپنی ضرورتوں کو کم سے کم کرنے کی طرف توجہ دلائے گی۔ اور یہ وہ بات ہے جو انسانی بہبود کے لئے نہایت لازمی ہے۔ قناعت ہو تو نہ حسد نہ بغض۔ اپنی ضرورتوں کو کم کیا جائے تو نہ مشکل نہ مصیبت نہ حسرت نہ یاس۔ جو کچھ ہے وہی کافی ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مزید حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ کوشش تو ضرور کی جائے لیکن قناعت کو مد نظر رکھا جائے۔ اور اپنی ضرورتوں کو کم سے کم کیا جائے۔ اسی صورت میں ہم اپنی زندگی کو بھی آسان بنا سکتے ہیں اور دوسروں کی ضروریات بھی پوری کر سکتے ہیں پس ان دونوں باتوں میں ایک مماثلت تو ہے یعنی غریب پروری اور ایثار۔ لیکن فرق ضرور ہے۔ غریب پروری ایک عام سی چیز ہے۔ بڑی لازمی بڑی ضروری لیکن ایثار اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ یہ دو طرفہ بہبود کا سامان مہیا کرتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم غریب پروری بھی کریں یعنی عام طور پر بھی غریب پروری کریں لیکن ایثار کا بھی ہمیشہ خیال رکھیں۔ یہ نہیں کہ ہمیں ضرورت ہے تو ہم دوسروں کی ضرورت کی پرواہ نہ کریں ہمیں بھی ضرورت ہو اور دوسروں کو بھی تو اپنی ضرورت کو پس پشتِ ڈال کر دوسروں کی ضرورت پوری کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایثار کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر کمتر و کہتر کی پنہ ضد و تعصّب
ہر مدِّ مقابل کا گنہ ضِد و تعصّب
تم اور کسی بات سے آگاہ نہیں ہو
آگاہی کی ہے ایک ہی رہ' ضد و تعصّب

ابو الاقبال

○

گھر کی دیواریں ہی جب آپس میں ٹکرانے لگیں
شہر کی گلیوں سے کیوں صحرا نہ شرمانے لگیں

یوں تو توقیرِ بشر ہے آدمیّت کا عروج
کیا کریں جب آدمی ہی سنگ برسانے لگیں

ضبطِ غم سے اور گہری ہو گئیں اقدارِ غم
چپکے چپکے ہم زمانے بھر کے غم کھانے لگیں

لائیے ہم زہر رکھ لیں اپنی شہ رگ کے قریب
اپنی مرگِ ناگہاں کو آپ بلوانے لگیں

اُن سے کہدو آسماں پر ہو گیا ہے فیصلہ
اب نہ اپنے سَر کو دیواروں سے ٹکرانے لگیں

آگیا ہے جلوۂ حُسنِ ازل بالائے بام
لوگ کیوں مایوس ہو کر اپنے گھر جانے لگیں

تُو سرِ محفل نظر انداز مجھ کو یوں نہ کر
میرے ہونٹوں پر ترے شکوے گِلے آنے لگیں

میرا کیا ہے مَیں تو ہر سانچے میں ڈھلتا جاؤں گا
آپ جو چاہیں مجھے ارشاد فرمانے لگیں

تشنہ لب! پابندئِ بادہ پرستی سے نہ ڈر
کیا عجب ہے وہ گھٹا سے مئے ہی برسانے لگیں

اپنی رگ رگ میں رواں کر عشقِ دینِ مصطفیٰ
تاکہ ساری منزلیں تیری قریب آنے لگیں

اور گہری ہو گئی ہے رات کی ظلمت نسیم
لوگ مِل جُل کر دلوں کی آگ سلگانے لگیں

نسیم سیفی

ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۵۲

ہیپر سلف اور سٹرونشیم کارب کے خواص اور اثرات کی تشریح

ہیپر سلف: ٹی بی، چھوٹے السر، گلے میں پھانس کا احساس کا علاج

سٹرونشیم کارب: سرجری کا شاک، احمدی فوجیوں کے واقعات، چہرے کی سرخی

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۴ء کو

ہومیو پیتھی کلاس میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۵۲

لندن: ۱۳ دسمبر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھک کلاس میں ہیپر سلف کا سبق ختم کیا اور سٹرونشیم کارب پڑھائی۔

ہیپر سلف: بعض دواؤں کو مسلسل لمبے عرصے تک دیتے چلے جانے کے جو نقصانات ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کالی فاس کو کبھی کبھی دینا مضر نہیں ہے۔ مسلسل لمبے عرصے تک کھاتے چلے جانا البتہ نقصان دہ ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے کالی فاس کے طویل عرصہ تک کھانے کے جو نقصانات بیان کئے تھے ان سے لوگ ڈر گئے ہیں۔ لیکن یہ صورت اسی وقت ہوتی ہے جب یہ دوا لمبے عرصے کھائی جائے۔ ایک شخص کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ کئی سال سے کالی فاس مسلسل کھا رہا تھا۔ اس کا حلیہ ہی بگڑ گیا تھا۔ لیکن کالی فاس ایک ہزار میں کبھی کبھی دینا مفید ہے۔

حضرت صاحب نے آرسنک کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آرسنک ۳۰ بخاروں میں اتنا اثر نہیں کرتا جتنا ۱۰۰۰ میں کرتا ہے۔ ایک دو خوراکوں میں بخار اتر جاتا ہے۔ اینٹی بائیوٹک کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ دوا بڑی عمر میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا مکرم قاضی عبدالسلام بھٹی کے متعلق پتہ چلا کہ قاضی صاحب کو کئی دنوں سے بخار آرہا ہے۔ ان کو آرسنک دی گئی۔ ان کو جو کئی دنوں سے بخار آرہا تھا وہ ایک خوراک میں اتر گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھی کو سمجھ لیں تو بارہا گہری پیچیدگی سے بچ سکتے ہیں۔ پرانے بخار بڑا نقصان پہنچاتے ہیں۔ بڑی عمر میں خصوصاً زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اونچی طاقت میں دوا دینا اچھا بھی ہے مگر نقصان کا بھی احتمال ہے۔ جب تک ہومیو پیتھک کی ادویہ کے تفصیلی اثر کا پتہ نہ ہو تو تجربہ نہ کریں دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔ جب گہرے شعور کے بعد دوا کے مزاج کا پتہ چل جائے کہ اس کا یہ اثر ان ان حالات میں ہوتا ہے تو پھر بے شک اونچی طاقت میں دیں۔

ہیپر سلف کے بارے میں فرمایا کہ یہ گہری دوا ہے۔ اس کی اونچی طاقت Acute کیس میں جب تکلیف جوش میں ہو دی جاسکتی ہے۔ ایسی صورت میں بار بار اونچی طاقت دینا بھی نقصان دہ نہیں لیکن جب مرض قابو میں آ جائے تو پھر چھوڑ دیں۔ ایک ہزار میں ایک دن میں کئی بار بھی دی جاسکتی ہے۔ لیکن لمبی بیماری میں شارٹ آرڈر نہیں دیا جاسکتا۔ وہاں گہری تبدیلیوں کی ضرورت ہے جو فوری طور پر پیدا نہیں ہوسکتیں۔ اس کے علاوہ اگر جسم میں طاقت نہ ہو تو ہنگامہ ہو جاتا ہے۔ تکلیف ہو جاتی ہے مگر صحت نہیں ہوتی۔ پوٹنسی کے استعمال میں بہت باشعور ہونا چاہئے جو رفتہ رفتہ آتی ہے۔

سلیشیا سے ملتی جلتی دوا

ہیپر سلف کے بارے میں فرمایا میں نے یہ بتا دیا ہے کہ یہ سلیشیا سے بہت ملتی جلتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سلفر ہے۔ سلفر میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ سل میں اگر پرانے داغ ہوں اور سل کے جراثیم چھوٹی چھوٹی گٹھلیوں کی صورت میں پھیپھڑوں میں بیٹھے ہوں تو ان کو وہاں سے نکالنے میں سلفر مدد دیتی ہے۔ ایسی صورت میں سلیشیا نہ دیں۔ یہ سلیشیا کا کیس نہیں ہے۔ سلفر ڈھیلا کر کے ان جراثیموں کو بلغم کے ذریعے باہر نکال دیتی ہے۔ اچھے ڈاکٹر تنبیہہ کرتے ہیں کہ سل میں اونچی طاقت میں سلفر نہ دیں۔ جب تک یہ تسلی نہ ہو کہ پھیپھڑوں کی کیفیت ایسی ہے کہ شریانوں کے قریب بڑی گٹھلیاں نہیں ہیں۔ بعض صورتوں میں کیلشیم ڈیپازٹ کے سل کے گھیرے میں آ جاتے ہیں اور ان کے گرد سختی سے گولے سے بن جاتے ہیں۔ اگر جلد باز ہومیو پیتھک سلفر اونچی طاقت میں دے دے تو یہ گولے پھٹ جائیں گے اور ایسی صورت میں چند دن میں مریض مر بھی جاتا ہے۔ اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ ڈاکٹر نے مار دیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ تقدیر کا مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر مارتا یا زندہ نہیں کرتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ کسی کو مارنے کے لئے جراثیم کو بھی استعمال کرتا ہے۔ کہیں ڈاکٹر اس تقدیر میں عزرائیل کا آلہ کار بن جاتا ہے۔ اس لحاظ سے تقدیر کی مخالفت نہیں ہوتی۔ لیکن انسان کی خوش نصیبی تو یہ ہونی چاہئے کہ وہ اچھے فرشتوں کا ایجنٹ بنے۔ اس لئے آپ اپنے عمل کو جاری رکھیں قطع نظر اس سے کہ تقدیر کیا ہے۔ تدبیر نے تو بہرحال اسی حد تک اثر کرنا ہے جس حد تک اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے۔ مگر آپ تدبیر میں کمی نہ کریں شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن جب موت آ جائے تو پھر کوئی چارہ نہیں رہتا۔

ٹی بی کا علاج

ٹی بی جس شکل میں بھی ہو پھیپھڑوں میں ہو، انتڑیوں میں یا کسی اور جگہ ہو۔ ہیپر سلف اس کا علاج ہے۔ سلفر میں یہ خاصیت موجود ہے کہ وہ اندر کی ایسی چیزوں کو جو بیرونی ہوں مگر اندر آگئی ہوں باہر نکالتی ہے۔ ہیپر سلف میں کلکیریا کا اثر ہے۔ اس لئے یہ سلیشیا سے مل گئی ہے۔

کلکیریا میں خود چیزیں نکالنے کا مادہ نہیں کلکیریا ڈیپازٹ بناتا ہے اور سلیشیا بیرونی چیزوں کو دھکا دے کر باہر نکالتا ہے۔ ہیپر سلف، سلفر اور کلکیریا کے درمیان واقع ہے۔ سلفر کے بعد عموماً کلکیریا کارب دیا جاتا ہے۔ سلفر میں تیزی کا جو اثر ہے اس کے بعد سلیشیا کی بجائے کلکیریا کام کرتا ہے۔ مرکری کے بعد بھی یہ دیا جاسکتا ہے۔ چھوٹے السر ہوں تو ہیپر سلف اچھی ہے۔ نائیٹرک ایسڈ وائیلنٹ اثر کے لئے ہے۔ کٹے پھٹے کنارے ہوں تو اچھا اثر کرتی ہے۔ اس لحاظ سے ہیپر سلف اور نائیٹرک ایسڈ ملتے جلتے ہیں نائیٹرک ایسڈ مرکری سے بھی بہت سی باتوں میں ملتا ہے۔ ہیپر سلف بھی مرکری سے ملتا ہے۔ اسی لئے یہ مرکری کا انٹی ڈوٹ بھی ہے۔

کھانسی کا علاج

گلے میں پھانس کا احساس ہو۔ چپچپا سا بلغم ہو حضرت صاحب نے فرمایا پچھلے دنوں مجھے خراش والی کھانسی تھی جو زیادہ بولنے سے ہو گئی تھی۔ خراش والی دواؤں سے زیادہ اثر نہ ہوا۔ ہیپر سلف دی تو اس سے بہت اچھا اثر ہوا۔ اور جو بقیہ اثر تھا وہ بیلاڈونا اور کاسٹیکم ۲۲۰ ملا کر کھانے سے دور ہو گیا۔ آج کل اکثر لوگوں میں خراش والی کھانسی ہے اس میں اسے یاد رکھیں۔

موہکے Warts پرانے اور کرانک ہوں۔ اس میں بھی ہیپر سلف مفید ہے۔ درد کے رجحان کو کم کرنے کے لئے وارٹس کی دوائیں دیں۔ ساتھ انفیکشن کی دوا بھی دیں۔ انگلستان میں تالابوں میں نہانے سے جراثیم ایک سے دوسرے تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس کی سکن میلی سی ہو جاتی ہے۔ اس کے کچھ Scab سے بن جاتے ہیں جو جلد کے اوپر جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ بہت سے ایگزیما میں بھی یہ نظر آتے ہیں۔ اگر سر کے اوپر Scab ایسے بن جائیں جیسے خود پہن لیا ہو سر پر تو میزیریم Mezerium دی جائے۔ اگر پھوڑے کے اوپر Scab دوسری ادویہ سے قابو میں نہ آئیں تو ہیپر سلف کو پیش نظر رکھیں۔

سٹرونشیم کارب Strontium Carb

یہ سرجن کے لئے بہت ضروری دوا ہے۔ سرجری کے شاک سے جو لوگ یکدم قوت دفاع کھو بیٹھتے ہیں ان کے لئے سٹرونشیم کارب بہت اچھی دوا ہے۔ یہ کیفیت حادثوں میں بھی سامنے آتی ہے۔ عضلات پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ ایسے عضلاتی اثرات میں سب سے پہلے کاسٹیکم دیں۔ احتیاط کے طور پر آرنیکا ۱۰۰۰ میں دیں۔ اگر مریض یکدم Collapse کر جائے۔ تو کاربوویج دی جائے۔ باقی صفحہ ۵ پر

بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد وقیع الزمان

پہلی اور آخری ملاقات

حضرت مولانا ابو العطاء سے خاکسار کی پہلی بالمشافہ ملاقات 1935ء میں ہوئی تھی جب کہ خاکسار تیرہ چودہ برس کا تھا۔ اور آخری ملاقات 1975ء میں جامعہ احمدیہ کی ایک تقریب میں ہوئی تھی۔ اس چالیس سال کے عرصہ میں حضرت مولوی صاحب موصوف کو دیکھنے اور سننے اور آپ سے مستفیض ہونے کا بفضلہ تعالیٰ کافی موقع ملا۔ آپ جماعت احمدیہ کے ایک بطل عظیم تھے۔ اور دعوت الی اللہ کے میدان میں آپ کو ایک فتح نصیب جرنیل کا مقام حاصل تھا۔ آپ علم اور فضل اور تقویٰ کے ایسے بلند مقام پر فائز تھے کہ مجھ جیسا عام انسان جو سرکاری ملازمت اور کسب معاش اور غم ہائے روزگار کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا آپ پر بہت دور اور بہت نچلی سطح سے ہی نظر ڈال سکتا تھا۔ اور عامۃ الناس کے لئے آپ کی تحریروں اور تقریروں اور درس و تدریس کا جو دریائے فیض جاری تھا۔ اس سے اپنے ظرف اور استعداد اور توفیق کے مطابق فیض یاب ہو سکتا تھا۔ مگر مذکورہ دونوں ملاقاتیں چونکہ بالمشافہ تھیں ایک لڑکپن میں اور دوسری عمر کے آخری حصہ میں۔ اور دونوں نے میری ذات اور شخصیت پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اس لئے ان کو ضابطہ تحریر میں لانے کو دل چاہتا ہے۔

مگر بالواسطہ کسب فیض کی ابتداء پہلی ملاقات سے بھی بہت پہلے ہو چکی تھی۔ خاکسار بمشکل نو دس سال کا ہو گا کہ میرے والد صاحب محترم (رفیع الزماں خان صاحب) نے حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی مشہور اور نادرۂ روزگار تصنیف "تفہیمات ربانیہ" جو کہ ایک ضخیم کتاب ہے میرے اس وقت کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں تھما دی۔ اور تین چار صفحات پر نشان لگا کر ارشاد فرمایا کہ ان کو زبانی یاد کر کے انہیں سناؤں۔ اپنی عمر اور آج کل کے نو دس سال کے بچوں کے دینی علم کا معیار دیکھ کر اب خاکسار کو خود حیرت ہوتی ہے۔ کہ اس وقت ان صفحات کو صحیح طور پر پڑھنے اور یاد کرنے اور مضمون کو صحیح طور پر سمجھ کر الفاظ کو مناسب زیر و بم کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق کس طرح حاصل ہو گئی۔ بہر حال جب والد صاحب کی اپنی تسلی ہو گئی تو اگلی عید کی نماز کے بعد تمام احباب جماعت کے سامنے آپ نے یہ آموختہ تقریر کروا دی۔ مجھے یاد ہے کہ یہ تقریب سولجر بازار کراچی میں ڈاکٹر حاجی خان صاحب کے مکان پر ہوئی تھی۔ ایک چھوٹے سے بچے کے منہ سے ایسی فصیح و بلیغ تقریر سن کر احباب خوب متاثر ہوئے۔ واہ واہ ہوئی اور اس دفعہ عیدی بھی کافی ملی۔ لیکن اس کا جو اصل فائدہ ہوا وہ یہ تھا کہ مجمع میں تقریر کرنے کی جھجک جسے انگریزی میں Stage fright کہتے ہیں ہمیشہ کے لئے دور ہو گئی۔ عیدیاں تو اسی وقت خرچ ہو گئیں۔ مگر اس اثاثہ نے ساری عمر ساتھ دیا۔ اس تربیت کا آغاز چونکہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی تصنیف سے ہوا۔ اس لئے چاہا کہ اس کا بھی ذکر کرتا چلوں۔ "تفہیمات ربانیہ" منشی محمد یعقوب صاحب کی کتاب "عشرہ کاملہ" کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا اہم حصہ ہے۔ یہ کتاب جو بہت عرصہ سے دوبارہ نہیں چھپی تھی اور تقریباً نایاب تھی' اب لندن سے شائع ہو چکی ہے اور آسانی سے دستیاب ہے۔ موجودہ نسل کے فائدہ کے لئے اس کی وسیع اشاعت بہت ضروری ہے۔

حضرت مولانا صاحب سے خاکسار کی پہلی بالمشافہ ملاقات غالباً 1935ء میں ہوئی تھی۔ آریہ سماج سے ایک مناظرہ طے ہوا تھا۔ جس میں ہماری طرف سے حضرت مولانا ابو العطاء صاحب اور دوسری طرف سے رام چندر دہلوی مناظر تھے۔ پنڈت رام چندر پہلے مسلمان ہوتے تھے۔ پھر مرتد ہو گئے۔ اور ویدوں کی تعلیم حاصل کر کے آریہ سماج کے قابل ترین مناظر بن گئے۔ دہلی کی ٹکسالی زبان میں بہت اچھی اردو بولتے تھے۔ اور حاضرین میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو اللہ کو پرمیشر نہیں بلکہ موقع و محل کی مناسبت سے "اللہ جل شانہ" کہتے تھے۔ اور ان کی زبان دانی سے مسلمان سامعین خاص طور پر متاثر ہو جاتے تھے۔ مناظرے کی تاریخ سے ایک دو روز قبل حضرت مولانا صاحب کراچی تشریف لے آئے تھے۔ اس وقت انجمن احمدیہ کراچی کا دفتر بولٹن مارکیٹ کے علاقہ میں ایک کرایہ کے مکان میں ہوتا تھا۔ حضرت مولانا صاحب کا قیام دفتر کے اوپر ایک بالاخانہ میں تھا۔ جس دن مناظرہ تھا مولانا صاحب مجلس سے اٹھ کر اوپر بالاخانہ میں یہ کہہ کر چلے گئے کہ مجھے مناظرے کی تیاری کرنا ہے۔ کچھ دیر بعد مجھے ایک پیغام لے کر اوپر بالاخانہ پر جانا پڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جائے نماز بچھا کر سجدہ میں گرے ہوئے ہیں۔ اور گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ کے حضور حق کی فتح کے لئے دعا کر رہے تھے۔ ہچکیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس حالت میں نہ تو مولوی صاحب کو میرے آنے کی خبر ہوئی اور نہ ہی مجھے جرأت ہوئی کہ آواز دیکر اطلاع کروں۔ کافی دیر بعد جب آپ نے عبادت ختم کی تو آنسوؤں سے چہرہ مبارک اور داڑھی اور جائے نماز تر تھے۔ وہ منظر آج تک میری آنکھوں کے سامنے اسی طرح پھرتا ہے اور اس منظر نے میرے شعور اور لاشعور پر دعا کی اہمیت اور کیفیت اور کیمیت کے بارے میں انمٹ نقوش چھوڑ کر میری تربیت میں اہم حصہ لیا ہے۔ اسی روز میں نے حضرت مولانا صاحب کی دعا کو قبول ہوتے بھی دیکھ لیا۔ میدان مناظرہ میں آپ کی تقریر کے دوران اللہ تعالیٰ کی نصرت یوں نازل ہو رہی تھی گویا فرشتے اتر رہے ہوں۔ آپ کے استدلال اور کمال علم اور پر شوکت انداز کلام کی ہیبت کے آگے پنڈت رامچندر دہلوی کی لسانی ختم ہو گئی۔ اور یوں لگتا تھا کہ پنڈت جی کی قوت بیان جس پر انہیں اور تمام آریہ سماج کو ناز تھا۔ اس روز سلب ہو کر رہ گئی۔

آخری ملاقات 1975ء میں جامعہ احمدیہ کی ایک تقریب میں ہوئی جس میں خاکسار کی تقریر تھی۔ افسوس اس وقت قطعاً معلوم نہ تھا کہ یہ آخری ملاقات ہے۔ محترم حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل تھے اور ان دنوں ربوہ سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ان کی جگہ مولانا غلام باری صاحب سیف قائم مقام پرنسپل تھے انہوں نے مجھ ناچیز ہمچمدان پر یہ زیادتی کی کہ جامعہ سے باہر کے بہت سے اہل علم کو بھی مدعو کر لیا۔ جن میں حضرت مولانا ابو العطاء صاحب بھی تھے۔ اور جن کو حاضرین میں دیکھ کر خاکسار کو بہت شرمندگی ہوئی۔ مولانا نے بھی منکسر المزاجی کی حد کر دی کہ تشریف لے آئے۔ مقصد اس ناچیز کی ہمت افزائی ہی ہو گا۔ تقریر کا موضوع جہاد زندگی یا اس سے ملتا جلتا تھا۔ خاکسار نے تخلیق کائنات اور پیدائش حیات کے مختلف ادوار سے بات شروع کی۔ اور ارتقائے انسانی کے حوالہ سے بالآخر روحانی زندگی اور اس میں نفس امارہ اور نفس لوامہ کی جدوجہد اور نفس مطمئنہ کی منزل (جو روحانی جدوجہد کی منزل مراد ہے) تک بات پہنچانے کی کوشش کی اور اس کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک کتاب کی خوشہ چینی کی۔ اس تقریر کے پہلے اور درمیانی حصے کے لئے اس وقت تک کی سائنسی تحقیق سے استفادہ کیا گیا تھا۔ لیکن اس کو قرآن کریم کی محکمات سے تطابق دینے کے لئے اپنے ذاتی قیاس اور اجتہاد سے بھی کام لیا تھا۔ تقریر کے بعد حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے مجلس سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے از راہ ذرہ نوازی نیز رسم دنیا کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاکسار کی تقریر کی دل کھول کر تعریف فرمائی۔ لیکن جو بات اس تبصرہ کا ماحصل تھی وہ آپ کا آخری فقرہ تھا۔ جس میں آپ نے کمال ملائمت سے فرمایا "تقریر کے بعض نکات پر بعض اعتراضات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر میں ان میں نہیں جاؤں گا۔ اس لئے کہ وہ بریگیڈیر صاحب کو خود معلوم ہیں"۔ اللہ اللہ کیا جامع اور بلیغ کلام تھا۔ کتمان حق بھی نہ ہوا۔ مقرر کی پردہ پوشی ہو گئی اور حاضرین کا وقت بھی ضائع نہ ہوا۔ اور نہ ہی اس فائدہ کو نقصان پہنچا جو تھوڑا بہت تقریر سے حاصل ہوا تھا۔

کسے معلوم تھا کہ یہ حضرت مولانا صاحب سے آخری ملاقات ہے۔ ورنہ کسب فیض کا یہ نادر موقع ہرگز ضائع نہ ہونے دیتا۔ خود در دولت پر ساتھ جا کر مستفیض ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ صفحہ 5

تشریف لائی ہوئی تھیں۔ پیاری بے جی بار بار اٹھ کر ان کے پاس جاتیں اور ان سے مصافحہ کرتیں اور یہ کہتی تھیں کہ میرے انجام بخیر ہونے کی دعا کریں۔ جب چوتھی پانچویں بار گئیں تو چھوٹی آپا نے فرمایا کہ آپ اتنی پریشان کیوں ہیں اللہ نے چاہا تو آپ کا انجام بخیر ہو گا۔

آپ نے اپنے بچوں کی انتہائی اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ اس کا نتیجہ ہے کہ میرے خاوند شفیق احمد صاحب بٹ اپنی والدہ کے فرمانبردار بیٹے ہیں اور انہوں نے اپنی والدہ کی بات کبھی نہیں ٹالی۔ ان کے دل میں اپنی والدہ کا بے حد درجہ تک احترام تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ امریکہ میں ہونے کی وجہ سے وہ اپنی والدہ کا دیدار نہیں کر سکے۔

محترمہ بے بی کی شخصیت ایسی ہے کہ اس کے بارہ میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ احمدیت سے والہانہ محبت رکھنے والی شخصیت اپنے بچوں سے مشفقانہ سلوک کرنے والا وجود آج ہم میں نہیں ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بے جی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

خندہ پیشانی کا اگر ہم رواج اپنی جماعت میں ڈالیں اور یہ رواج گھروں سے چلنا چاہئے۔ بیویاں اپنے خاوندوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ خاوند اپنی بیویوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔ بہن بھائیوں سے' بھائی بہنوں سے اور بڑے چھوٹوں سے بھی۔ صرف چھوٹوں کو ہی تلقین نہ کریں۔ چھوٹوں سے بھی عزت اور احترام سے ملیں اور خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یادرفتگان

پروین شفیق اہلیہ شفیق احمد بٹ

محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ

میری ساس محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد حسین آف ترسکہ سیال ضلع سیالکوٹ جنہیں ہم بے جی کہا کرتے تھے ۲۴ اور ۲۵ مئی ۱۹۹۴ء کی درمیانی شب اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔)

محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ موصیہ تھیں۔ ان کے بڑے بیٹے ان کی میت کو ڈسکہ سے ربوہ لے کر آئے۔ دارالضیافت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ یہ سانحہ تو برپا ہو گیا لیکن میرا دل اور دماغ دونوں اس بات کو قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں کہ میری پیاری بے جی اب اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ ان کا شفیق اور پیار کرنے والا وجود آج بھی میری نظروں کے سامنے ہے۔

میں ۱۹۷۱ء میں بیاہ کر ان کے گھر گئی تھی۔ جب گاؤں پہنچی تو سب سے پہلے پیاری بے جی نے ہی میرا استقبال کیا تھا۔ اس دن سے آج تک ایک شفیق ماں کی طرح انہوں نے میرے ساتھ سلوک کیا ان کا وجود مجسم پیار تھا۔ ان کا دل پیار و محبت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ میرے ساتھ انہوں نے جو حسن سلوک کیا اس کا بیان ممکن نہیں۔ بقول شاعر:

دیکھ کر تجھ کو فرشتہ کا گماں ہوتا تھا
تیری قربت میں عجب دل کا سماں ہوتا ہے

آج وہ پیارا وجود ہم میں نہیں ہے۔ ہم اپنے محبوب حقیقی کی رضا پر راضی ہیں کہ وہ اپنی امانت اپنے پاس لے گیا لیکن ہمارے دل کو حزیں کر گیا اور اپنے پیچھے پیار و محبت کی ایک زندہ داستان چھوڑ گیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترمہ بے جی نے غالباً ۱۹۴۰ء میں احمدیت قبول کی تھی اور پھر مرتے دم تک اس عہد کی وفا کرتی رہیں اور مضبوطی کے ساتھ نظام جماعت کے ساتھ نہ صرف خود منسلک رہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی جماعت کے ساتھ مضبوط وابستگی کی تلقین کرتی رہیں۔ اپنی اولاد کو خود بھی دین سکھایا اور انہیں دین سیکھنے کی تلقین کرتی رہیں۔ یہ انہیں کی تلقین اور احمدیت سے لو لگانے کا نتیجہ ہے کہ آج ان کے دو پوتے ناصر احمد بٹ و نسیم احمد بٹ بفضل تعالیٰ مربی سلسلہ بن کر میدان عمل میں کام کر رہے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں ساس اور بہو کے اکثر جھگڑے ہونا عام بات ہے لیکن پیاری بے جی نے اپنی ساری بہوؤں سے اپنی بیٹیوں جیسا سلوک کیا۔ اور ہر بہو کو یہ کامل یقین تھا کہ ان کی ساس ان سے بے پناہ محبت کا سلوک کرتی ہیں۔

احمدیت کے ساتھ انہیں خاص لگاؤ تھا اور احمدیت کی شیدائی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ ترسکہ سیال ضلع سیالکوٹ کی ایک لمبے عرصہ تک صدر رہیں۔ ہر تحریک جو دربار امامت کی طرف سے ہوتی اس میں والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے شریک ہوتی تھیں۔ مالی قربانی کرنے میں آگے آگے تھیں۔ عیدوں کے مواقع پر خود غرباء کے گھروں میں جا کر نقدی اور تحائف تقسیم کیا کرتی تھیں۔

ڈسکہ میں ایک دفعہ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ تھا اس میں مرکز کی طرف سے صدر صاحبہ لجنہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ المعروف چھوٹی آپا

باقی صفحہ ۴ پر

بقیہ صفحہ ۳

سرجیکل شاک میں ترجیح سٹروشیم کارب کو دی جائے۔ کاربو ویج مریض کو واپس لے آتی ہے۔ آرنیکا ۱۰۰۰ تو پہلے دے ہی دیں۔ دس ہزار میں بھی دی جا سکتی ہے اس سے اونچی میں نے نہیں دی۔ مرد الٰہ تعریف کرتے ہیں کہ اونچی طاقت میں بھی فائدہ مند ہے۔

احمدی فوجیوں کے واقعات

حضرت صاحب نے فرمایا ایک احمدی فوجی افسر برف پر [illegible] تھے کہ ایک اونچے تودے سے ۵۰۰ فٹ نیچے جا گرے۔ شکر ہے کہ وہاں پر سخت برف نہ تھی مگر پھر بھی مکمل بے ہوش ہو گئے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک اصلاح احوال کی کوئی صورت نہ تھی۔ مجھے فون آیا تو میں نے آرنیکا ۱۰۰۰ دی۔ ساتھ نیٹرم سلف ۱۰۰۰ دی۔ خصوصاً جب گدی کے پیچھے چوٹ ہو تو یہ دی جائے۔ انہوں نے بار بار یہ دوائیں دیں۔ اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہو گئے۔ پہلے کیپٹن تھے اب میجر ہیں۔ یعنی صرف بچ ہی نہیں گئے بلکہ فعال زندگی بھی پائی۔ اسی طرح ایک کیپٹن تھے ۵ سال پہلے ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ میں نے نسخہ دیا تو مسلسل ایک دو سال استعمال کرتے رہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یاد رکھیں جب تک ضرورت ہے اس وقت تک مسلسل استعمال سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ وہ پہلے بیٹھنے لگ گئے اور اب چلنا بھی شروع کر دیا ہے۔ ڈاکٹر حیران ہیں ان کا خیال تھا کہ اس مریض کی بقیہ زندگی اب وہیل چیئر پر ہی گزرے گی۔

پرسوں کینیڈا سے ایک فون آیا کہ ایک خطرناک ایکسیڈنٹ میں ایک صاحب کا جسم پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ شاید ساری عمر نہ بول سکیں۔ اور نہ ہی نارمل کام کر سکیں۔ پہلے اسے کچھ اور نسخہ دیا پھر یہی شروع کرایا۔ اب خدا کے فضل سے بہت فرق ہے۔ مریض اب وہیل چیئر پر آ چکا ہے۔ خود باتیں کر کے مجھے بتا رہا تھا کہ اب میں ٹانگ بھی اوپر اٹھانے لگ گیا ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دوائیں اگر صحیح استعمال ہوں تو اعجازی نشان دکھاتی ہیں۔ اصل میں یہ اعجاز دواؤں میں نہیں بلکہ جسم میں اللہ نے اعجاز رکھا ہوا ہے۔ اس سے صحیح فائدہ اٹھائیں تو پھر ضرورت کا سامان مہیا ہو سکتا ہے۔

سٹروشیم کارب کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اس میں چند علامات نمایاں ہیں۔ عورتوں کے مینسز ختم ہو رہے ہوں تو چہرے پر اس کے نشانات آ جاتے ہیں۔ ایسے میں پلسٹیلا بھی دی جا سکتی ہے۔ اس میں چہرے کی Flushing نمایاں ہے۔ جو کہ سٹروشیم کارب اور کلکیریا کارب میں بھی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا میں جب کوئی نسخہ دیتا ہوں تو اس کے پیچھے کوئی فلسفہ ہوتا ہے۔ ورنہ یونہی تکا نہ مارا جائے مثلاً آرنیکا 'لیکیسز' لیڈم یہ دل کی بیماریوں جوڑوں کی بیماریوں کا نسخہ ہے اور بہت مفید ہے۔ دل کی بیماری تھرمبوسس کے حفظ ماتقدم کے طور پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور بعد کے اثرات دور کرنے کے لئے بھی آرنیکا ہی کام کرتی ہے جو لیکیسز کرتی ہے۔

پیٹ درد کے نسخے میں دو طرح کی ادویہ ہیں ایک جس میں گرمی سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور ایک جس میں گرمی سے نقصان ہوتا ہو۔ ایک مریض بڑی سخت پیٹ درد میں تڑپ رہا تھا پہلے اسے نکس وامیکا اور ایسی کاک کا نسخہ دیا اور کہا کہ دو تین خوراکیں جلد جلد دے کر نتیجہ بتائیں کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پھر میں نے کہا کہ میگ فاس گرم پانی میں گھول کر پلا دیں۔ اور ایک ایک گھونٹ جلدی جلدی پلائیں چند منٹ میں خدا کے فضل سے آرام آ گیا۔

اسی طرح ایک بار گردے کی تکلیف تھی پہلے مزاجی دوا دی مگر آرام نہ آیا۔ پھر دوسری دوا دی تو آرام آ گیا۔ آنکھوں میں درد ہو، پانی بہتا ہو۔ تو سٹروشیم کارب موثر ہے۔ جب بھی آنکھوں میں درد ہو۔ تقریباً ہر نزلے زکام میں ایسا ہو جاتا ہے۔ اسے آنکھوں کا نزلہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی کوئی خاص پہچان نہیں تاہم اگر آنکھ میں جلن زیادہ ہو تو یہ سٹروشیم کارب کی واضح علامت ہے۔ اس میں ایک خاص بات یہ ہے کہ مریض کو گوشت کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اور بریڈ Bread کھانے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ یہ سٹروشیم کارب کی خاص بات ہے۔ جوڑوں مثلاً ٹخنوں میں Sprains کے لئے آرنیکا اونچی طاقت میں اچھا کام کرتی ہے۔ آرنیکا فوری تکلیف کے لئے ہے۔ لیکن لمبی تکلیف میں Ligaments کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اس میں آرنیکا فائدہ مند نہیں۔ تاہم فوری طور پر دے کر جسم کو مزید نقصان سے بچایا جا سکتا ہے۔ آرنیکا شروع میں دینی ضروری ہے یہ تکالیف کو پیچیدہ ہونے سے بچا لیتی ہے۔ لیکن جب پرانے مرض باقی رہ جائیں تو اس میں سٹروشیم کارب اچھا کام کرتی ہے۔

روٹا کا بھی ایک تعلق بیلس پیرینس Bellis Perenis سے ہے۔ آرنیکا کے بعد دی جائے۔ روٹا کی پہچان میں یہ بات یاد رکھیں کہ باریک جھلیوں میں جو اعصاب ہیں ان کا روٹا سے تعلق ہے۔ ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ آ جانے سے جسم React نہیں کرتا۔ طبعی شفا کا رد عمل حرکت میں نہیں آتا اس کو حرکت دینے کے لئے روٹا بہت مفید ہے۔ انتڑیوں کو کنٹرول کرنے والے مسلز کو حرکت دینے میں روٹا مفید ہے۔ بعض اوقات پیٹ مسلسل دکھتا ہے۔ پتہ نہیں چلتا کہ پیچش ہے یا کیا ہے۔ بے چینی سی ہے۔ اس میں روٹا مفید ہے۔

سٹروشیم کارب کرانک Spasm نسخہ میں ہو تو بڑی مفید ہے۔ ٹخنہ کا موڑ بعض دفعہ تشنج ہو جاتا ہے۔ پرانی تکلیف کی وجہ سے مسلز کو تشنج ہونے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ یہ اگر کرانک ہو تو سٹروشیم کارب بہت اچھی دوا ہے۔ وقتی طور پر آرنیکا اچھی ہے۔ پھر بیلاڈونا ۲۰۰ اگر یہ کام نہ کرے تو کیلکیریم کام دے گی۔ ایسا اگر بار بار ہوتا ہو مثلاً گردن کے پٹھوں کا درد رہتا ہو تو سٹروشیم کارب ۲۰۰ میں زیادہ اچھا کام کرے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کے نسخوں میں ۳۰ ہی استعمال کرتا ہوں۔ کچھ اور اثرات بھی بن جاتے ہیں۔ کچھ پتہ نہیں ہوتا یہ اثرات کیا رخ اختیار کر جائیں۔ اس لئے اونچی طاقت نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ اگر اونچی طاقت دینی ہے تو سنگل ڈوز دیں۔ دوسری ادویہ کے ساتھ ملا کر نہ دیں۔ بعض دفعہ ٹخنے کے جوڑ کے ساتھ اڈیما بھی ہو جاتا ہے۔ رگیں پھول جاتی ہیں اس میں بھی سٹروشیم کارب موثر ہے۔ پرانے بگڑے ہوئے مریض کو بار بار دی جائے۔ اگر چوٹ کی وجہ سے عضلات کھچ کر لمبے ہو جائیں تو ان میں دوبارہ سکڑنے کی طاقت نہیں رہتی۔ طبعی شوق ہی اصلاح کا نہیں رہتا۔ جب یہ ٹھیک ہو گا تو اپنے آپ اپنی جگہ پر آ جائے گا۔

LAGOS, FRIDAY, May 21, 1954

The TRUTH

THE FIRST MUSLIM NEWSPAPER (WEEKLY) IN NIGERIA

LAGOS, FRIDAY, May, 21, 1954

Zafrulla Khan Explains The American Aid To Pakistan

The Agreement Does Not Show Any Sign Of Military Alliance Between The Two Countries

Karachi, Thursday: Having signed the agreement between America and Pakistan, Ch. Mohammad Zafrulla Khan, Foreign Minister of Pakistan made an exhaustive statement explaining how the fears of India were baseless.

He made it quite clear that the agreement in no way indicated that a military alliance had been formed between the two countries. The question of American military bases in Pa[illegible] used for internal peace purposes and in order to help Pakistan take full share in the maintenance of world peace which is so very imperative these days. America will also train the Pa[illegible] In return, Pakistan will send raw materials to America but will always give her [illegible] needs priority which in other words means that only surplus will be sent to America.

The agreement also provides that on receipt of a written desire to withdraw from [illegible] any of the two countries the agreement will [illegible] one year from that date.

EDITOR'S NOTE: [illegible] economic agreements with foreign countries is a very [illegible] to become a self-governing country [illegible] We respectfully advise our leaders to keep a keen eye on the agreements now in force between other countries so that when we are offered anything by any country we must be able to pick only that which will be good for us.

Ch. Mohammad Zafrulla Khan, Foreign Minister of Pakistan

بین المملکتی حالات ۔ واقعات ۔ شخصیات

چیچنیا میں روس کی ناکامی کی ذمہ داری؟

گزشتہ ماہ ایک تقریب میں روسی وزیر دفاع پاول ایس گریچوف نے بڑی تعلّی سے یہ کہا تھا کہ چھاتہ برداروں کی ایک رجمنٹ دو گھنٹے کے اندر اندر چیچنیا کا مسئلہ حل کر سکتی ہے۔ لیکن روس کے ہزاروں فوجیوں کے چیچنیا پر حملے کے چار دن گذرنے کے بعد جو مزاحمت دیکھنے میں آرہی ہے اس نے روسی وزیر دفاع کے ان الفاظ کو مضحکہ خیز بنا دیا ہے۔ اور اس وقت عام تاثر یہی ہے کہ روس نے چیچنیا میں مسلح مداخلت کر کے ایک غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

ادھر روس میں اس ناکامی کی ذمہ داری روسی کی انٹیلی جنس ایجنسیوں پر عائد کی جارہی ہے جنہوں نے روسی قیادت کو صحیح معلومات فراہم نہیں کیں اور یہ تاثر دیا کہ چیچنیا ایک کمزور سی ریاست ہے جو روسی افواج کے لئے چند گھنٹوں کی مار ہے۔

روس کے ذرائع ابلاغ اور تجزیہ نگار یہ سوال کرتے ہیں کہ چیچنیا کی صورت حال کو کیوں اس حد تک جانے دیا کہ ایک بھرپور مسلح حملے تک نوبت پہنچ گئی۔ کیا وجہ تھی کہ روسی افواج کو حملہ کرنا پڑا جس کا ساری دنیا میں چرچا ہونے لگ گیا ہے۔ کیوں ایسا ہوا کہ جب روسی افواج دارالحکومت گروزنی کی طرف بڑھ رہی تھیں تو ہمسایہ ریاستوں داغستان انگوشتیا کے دیہاتیوں نے ان کا راستہ روک لیا اور نتیجۃً کئی روسی فوجیوں کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے، کئی زخمی ہو گئے اور فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں جس سے روس کی عالمی سطح پر جگ ہنسائی ہوئی۔

اس وقت ساری انگلیاں پوری شدت سے جس طرف اٹھ رہی ہیں وہ وفاقی انٹیلی جنس ایجنسی ہے۔ جو ماضی کی بدنام زمانہ کے جی بی کا چربہ ہے اور جو روس میں ایف ایس کے کے نام سے جانی جاتی ہے۔

ایک سیکورٹی ایکسپرٹ سرجی بلاگوولن نے کہا ہے کہ میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی ذمہ داری ایف ایس کے پر عائد کرتا ہوں۔ وہ ان لوگوں کو اکٹھا کرنے میں ناکام رہے جو چیچنیا کے صدر داؤدانف کے مخالف ہیں جب کہ چیچنیا میں ایسے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حملہ کی تیاری کا سارا منصوبہ تباہ کن ثابت ہوا ہے۔ ماضی کی طاقتور کے جی بی کے برعکس یہ ایجنسی قانون سازوں کو بھی جواب دہ ہے۔ اگرچہ اصولی طور پر اس کی براہ راست ذمہ داری صدر یلسن کے سر ہے۔

ایف ایس کے کے سربراہ سرجی سیٹپاشن کو ایک کاہل الوجود شخص قرار دیا گیا ہے۔ جنہوں نے ۱۸-۱۸ سال کے نوجوانوں کو جنگ میں بھیجا ہے۔ جن کی ناک بہہ رہی ہے اور جو اس علاقے میں لڑنے کی کوئی ٹریننگ نہیں رکھتے۔ چنانچہ اب مزید تازہ دم فوج کو چیچنیا بھیجنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

روسی ذرائع ابلاغ یہ سوال کرتے ہیں کہ کیوں داغستان اور انگوشتیا کے عوامی ردعمل کا صحیح جائزہ نہیں لیا گیا۔ اور اسے روکنے کی کوئی تدبیر نہیں کی گئی۔ یہ ذرائع حیران ہیں کہ داغستان اور انگوشتیا کے دیہاتیوں نے روسی فوجیوں کا راستہ روک لیا درجنوں کو ہلاک کر دیا اور کم از کم ۳۰ فوجی گاڑیوں کو آگ لگا دی۔ روس کے سب سے زیادہ مقبول اخبار نے تیز و تند تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر چیچنیا پر حملہ اتنا ہی ضروری تھا تو یہ حملہ اتنی بے وقوفی سے 'اتنی حماقت اور بغیر تیاری کے کیوں کیا گیا۔

یہ بھی بتایا گیا ہے کہ چھاپہ ماروں کے ایف ایس کے کے سربراہ سٹیپاشن کو گرفتار کر لیا کیونکہ ان کو پاس ورڈ کا علم نہ تھا۔ اور پھر یہ کہ جنگ کے لئے سردیوں کے موسم کا کیوں انتخاب کیا گیا جب کہ اس موسم میں اس پہاڑی علاقے میں برفباری اور شدید سردی ہوتی ہے۔ اور گرمیوں میں بھی یہاں پر کارروائی کرنا دشوار ہوتا ہے۔ یہ کیسا منصوبہ ہے کہ ہمیں کسی بات کا علم ہی نہیں؟ روس کی افواج کا پہلا ہی بڑا منصوبہ کیوں ناکام رہا۔ یہ فوج ۱۹۹۲ء میں قائم کی گئی تھی۔

اسلامی کانفرنس کا کامیابی

کاسابلانکا میں حالیہ سربراہ کانفرنس کو اہل پاکستان اپنے نکتہ نظر سے کامیاب قرار دے رہے ہیں کیونکہ اس کانفرنس نے بڑے نمایاں طور پر کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان کی حمایت کی ہے۔ لیکن عام مبصرین کا خیال ہے کہ اسلامی سربراہ کانفرنس سے اس سے زیادہ توقعات تھیں اور بہت سے اہم مسائل پر اس نے وہ اقدامات نہ کئے جن کی توقع کی جارہی تھی۔

سوڈان کے لیڈر جنرل عمر حسن احمد البشیر نے سربراہ کانفرنس سے واپسی پر ایک بیان میں اس سربراہ کانفرنس کو ناکام قرار دیا اور کہا کہ اس کانفرنس میں عربوں کے باہمی اختلافات ایک بار پھر ابھر کر سامنے آگئے۔

مسٹر بشیر نے یہ بھی کہا کہ جنوبی سوڈان میں امن و امان کی بحالی کے لئے نائیجیریا اہم کردار ادا کرے گا۔ جنرل بشیر نے نائیجیریا کے فوجی سربراہ جنرل سانی اباچا سے ملاقات کے بعد کہا کہ نائیجیریا نے اس امر سے اتفاق کیا ہے کہ وہ جنوبی لبنان میں امن کے قیام میں مدد دے گا۔ اس سے قبل نائیجیریا دوبار سوڈانی حکومت اور جنوبی لبنان کی باغی فوج پیپلز لبریشن آرمی (ایس پی ایل اے) کے درمیان بات چیت کے لئے بطور میزبان اپنا کردار ادا کر چکا ہے۔

دریں اثناء بغداد نے بھی اسلامی سربراہ کانفرنس کی مذمت کی ہے کہ وہ عراق پر اگست ۱۹۹۰ء سے عائد شدہ اقتصادی پابندیاں اٹھوانے میں کوئی کردار ادا کرنے میں ناکام رہی ہے۔ روزنامہ بابل نے جسے صدر صدام کے بڑے بیٹے مسٹر یودائی چلاتے ہیں ایک تجزیہ میں کہا کہ کاسابلانکا کانفرنس نے امریکہ کی پالیسیوں کی تائید کا کام کیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اسلامی سربراہ کانفرنس کو یہ جرات نہیں ہوئی کہ وہ عراق پر سے پابندیاں اٹھوانے کا مطالبہ کرے حالانکہ کئی غیر مسلم ممالک یہ کہہ چکے ہیں کہ اب پابندیاں عائد کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اس کانفرنس کے شرکاء امریکی اور صیہونی اثر سے آزاد نہیں ہو سکے۔

پوپ کی آمد پر بودھوں کی ناراضگی

سری لنکا کی حکومت عیسائی مذہبی راہنما پوپ جان پال II کے اگلے ماہ دورے کی تیاری کر رہی ہے دوسری طرف ملک کے بودھوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پوپ کی آمد کا بائیکاٹ کریں۔ پوپ کو سابق حکومت نے دورے کی دعوت دی تھی۔ سری لنکا کی صدر چندریکا کمارا تنگا ۲۰ جنوری کو پوپ کا خیر مقدم کریں گی۔ وہ اپنی سیکولر حیثیت میں سری لنکا کے صدر کے طور پر ویٹی کن کے سربراہ کا استقبال کریں گی۔

بودھوں کے مرکزی راہنما نے گزشتہ دنوں پوپ کے دورے کے بائیکاٹ کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پوپ کی تحریر کردہ ایک کتاب میں بودھوں کے روحانی پیشوا مہاتما بدھ کی بے عزتی کی گئی ہے۔

سری لنکا کی ۱۷ ملین (ایک کروڑ ۷۰ لاکھ) کی آبادی میں سے ۷۰ فیصد بودھ ہیں پوپ کی کتاب میں بودھ کے نروان اختیار کرنے اور دنیا کو تج دینے کے نظریہ کی مخالفت کی گئی ہے۔

سری لنکا کی حکومت نے کہا ہے کہ وہ بودھوں کے مذہبی جذبات کا انتہائی احترام کرتی ہے اور بودھوں کو جو شکایت ہے اس کو علیحدہ طور پر زیر بحث لایا جائے گا۔ بودھ لیڈر نے مطالبہ کیا ہے کہ پوپ بودھوں کے جذبات کو مجروح کرنے پر معافی مانگیں اور حکومت کو کہا ہے کہ وہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لے۔

ربوہ کو دلہن کی طرح سجا دیں

(ہفتہ صفائی ۲۳ تا ۳۰ دسمبر ۹۴ء)

○ "میں اس سے پہلے بھی کئی موقعوں پر احباب ربوہ کو توجہ دلا چکا ہوں کہ وہ ربوہ کی صفائی کریں بلکہ ربوہ کو دلہن کی طرح سجا دیں۔"

(الفضل ۱۹ دسمبر ۷۳ء)

یہ ہیں وہ الفاظ جو حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء سے قبل جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں فرمائے۔ جلسہ سالانہ اور صفائی و تزئین ربوہ لازم و ملزوم رہے ہیں اور جوں جوں جلسہ کے ایام قریب سے قریب تر ہوتے امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمام ذیلی تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنات اور صدران محلہ وقار عمل کے تسلسل سے ربوہ کو ایک دفعہ ضرور صاف اور ستھرا شہر بنا دیتے بلکہ یہ تسلسل بعد تک جاری رہتا اور پرالی وغیرہ کو سمیٹ کر ایک دفعہ پھر ربوہ کو صفائی کے لحاظ سے بہتر بنایا جاتا۔

زندہ قوموں کا یہ شعار ہے کہ وہ اچھی روایات کو نہ صرف برقرار رکھتی ہیں بلکہ اس کے معیار کو بڑھاتی چلی جاتی ہیں۔ گو ربوہ میں صفائی کا تسلسل تو سارا سال رہنا چاہئے لیکن ماہ دسمبر کے یہ ایام ایک اچھی روایت کو زندہ رکھنے کے لئے مہمیز کا کام دیتے ہیں۔ اس لئے جلسہ سالانہ کے بوجوہ نہ ہونے کے باوجود ہم اہل ربوہ کو زیادہ جوش و جذبہ سے اس روایت پر قدم مارنا چاہئے۔ ان ایام میں صفائی کی اس تحریک کو مزید موثر اور فعال بنانے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اس پر حکمت اور راہنما ارشاد کو پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"صحنوں اور گلیوں کی صفائی کا پہلے انتظام کیا جائے ان دونوں کو میں بریکٹ کر رہا ہوں کیونکہ بعض دفعہ صحن کی صفائی کا مطلب ہوتا ہے گلیوں کا گند! اور گلیوں کی صفائی کا مطلب ہے کہ گھر میں گند پڑا رہے۔ یہ دونوں چیزیں نہیں ہونی چاہئیں دونوں کو بیک وقت پیش نظر رکھ کر اپنا لائحہ عمل تجویز کریں۔ صحنوں کا گند گلیوں کا گند نہیں بننا چاہئے۔ اور گلیاں اس لئے نہیں صاف ہونی چاہئیں کہ آپ کے صحن گندے رہتے ہیں دونوں چیزیں بیک وقت صاف کرنے کے لئے آپ کو صرف اپنے ذرائع پر انحصار نہیں کرنا بلکہ انتظامیہ کو لازماً اس میں آپ سے تعاون کرنا ہوگا۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ صدران محلہ کی کمیٹیاں بنیں اور ان باتوں کا خیال کریں کہ وہ لوگ جو گند باہر پھینکیں گے انہیں کیا کرنا چاہئے۔ اور اس گند کو وقت پر وہاں سے دور کرنے کے لئے کیا انتظام ہونا چاہئے۔ وہ گندی نالیاں جن میں اندھیرے میں مسافروں کے پاؤں پڑ جاتے ہیں اور ان کے کپڑے گندے ہو جاتے ہیں ان کے لئے کیا صورت بنانی چاہئے۔ کوئی راہ گذر بھی ایسی نہیں ہونی چاہئے جہاں مسافر کے لئے کوئی خطرہ ہو۔ (ایذاء سے بچانا) ایمان کا ایک حصہ ہے ہر تکلیف دہ چیز کو ہم نے اپنی گلیوں وغیرہ سے دور کرنا ہے اسی طرح بازاروں میں صفائی بھی بہت ضروری ہے بازاروں میں دوکانداروں کا یہ رجحان ہوتا ہے کہ وہ ایسے موقعوں پر جہاں بکری بڑھنے کا امکان ہو سجاوٹ کرتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ اپنی دوکانیں سجا کر اپنے گند باہر پھینک رہے ہوتے ہیں اس لئے وہاں بھی ان چیزوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ دوکان کی سجاوٹ بازار کی تکلیف میں منتقل نہ ہو جائے اور دوکان کی وسعت بازار کی تنگی میں منتقل نہ ہو جائے۔ لہٰذا جہاں تک بھی ممکن ہو سڑکوں وغیرہ کی صفائی ضروری کی جائے۔"

(الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۸۳ء)

اس ارشاد کی روشنی میں اہل ربوہ بشمول اہل بازار سے یہ درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ماہ دسمبر کے بقیہ ایام میں خصوصاً ۲۳ تا ۳۰ دسمبر ہفتہ صفائی کی شکل میں ایک دفعہ منظم سکیم کے تحت ربوہ کو صاف کریں۔ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، ممبرات لجنہ اطفال الاحمدیہ تمام تنظیمیں صدر محلہ کے تعاون سے اپنے گھروں، سڑکوں، ماحول اور پورے محلے کو صاف کرنے میں بھرپور کردار ادا کریں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا منصوبہ بنائیں کہ خصوصاً ڈسٹ بن والے علاقوں میں مقررہ جگہوں پر ہی کوڑا پھینکیں تا وہاں مستقل بنیادوں پر صفائی کے معیار کو بہتر رکھا جا سکے۔ اور جہاں ابھی تک ڈسٹ بن نہیں بنے وہ سر دست جگہ متعین کرکے گڑھا کھود کر ان میں گند ڈالتے رہیں۔ اور اس شعور کو بیدار کریں کہ جگہ جگہ سڑکوں پر یا ادھر ادھر گند نہ پھینکا جائے اور محلہ میں ایک کمیٹی اس امر کی نگران ہو جو خلاف ورزی کرنے والوں کو مناسب طریق پر سمجھاتی رہے۔ یہ کام مسلسل نگرانی چاہتا ہے تب جا کر کہیں کامیابی کے روشن امکانات نظر آنے لگیں گے۔

تزئین ربوہ کمیٹی اس ضمن میں آپ سے ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہے۔ گزشتہ چند ہفتوں سے صفائی کے سلسلہ میں کافی پیش رفت ہوئی ہے اور ٹاؤن کمیٹی سے رابطہ کے ذریعہ صفائی کو معیاری بنانے کا مسئلہ کسی حد تک حل ہوتا دکھائی دینے لگا ہے۔ کئی ڈھیر اٹھائے گئے ہیں تاہم کام کرنے سے کئی عملی دقتیں سامنے آئیں گی وہ تزئین ربوہ کمیٹی کے نوٹس میں لائیں۔ ان دقتوں کو اجتماعی کوشش سے دور کیا جائے گا اس طرح آپ کے خصوصی تعاون سے اس مبارک خواہش کو جلد تعبیر مل جائے گی جو مندرجہ بالا الفاظ سے مترشح ہوتی ہے۔

خدا کرے اگر ہم صفائی کے اس معیار کو حاصل کر سکے تو جنوری، فروری، مارچ میں شجر کاری کی مہم میں بھرپور حصہ لیکر ربوہ کو سرسبز شاداب بنانے میں اہم کردار ادا کر سکیں گے۔ پودوں کی دستیابی کے لئے "گلشن احمد نرسری" کو ہر قسم کے پودوں کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ موسم کی مناسبت سے گلشن احمد نرسری آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوگی۔

تزئین ربوہ کمیٹی آپ سے درخواست کرتی ہے کہ ہر فرد اور ہر تنظیم مسلسل محنت، صبر آزما کوشش اور بار بار توجہ سے ربوہ کو صاف اور معیاری شہر بنانے میں خصوصی تعاون فرمائے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح و رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ عفت جبیں صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ربوہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب (مورخ احمدیت) نے مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو عزیزم مکرم ملک محمد سلیم صاحب ابن مکرم ملک محمد عباس صاحب سے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۹۴ء کو دارالصدر شرقی (عقب ہسپتال) میں منعقد ہوئی جہاں مکرم مرزا محمد حنیف صاحب نے دعا کروائی۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترم یار محمد خاں صاحب شادمان لاہور مورخہ ۴۔ دسمبر ۱۹۹۴ء بعمر ۸۲ سال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ محترم بشیر احمد صاحب زیروی نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تصحیح

○ یاد رفتگان کے تحت محترم چوہدری عبدالرحمن صاحب فاضل کاٹھگڑھی کے حالات مورخہ ۷۔ دسمبر ۹۴ء کے الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ ان کے بارے میں درج ذیل درستی فرمالی جائے۔

محترم چوہدری صاحب نے دسمبر ۱۹۴۶ء میں وصیت کی تھی اور چندوں کی ادائیگی کے لئے اپنی اولاد کو ہمیشہ نصیحت کرتے رہتے تھے۔

خدمت اور ترقی کی جانب
ایک اور قدم
اب پیش کرتے ہیں اپنی لیبارٹری میں
کشید کردہ ۱۰۰٪ خالص
روغنیات
• روغن بادام • روغن کدو • روغن خشخاش
اور روغن تل تھوک و پرچون دستیاب
ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ
فون: 211538

بہترین رزلٹ والا
وطن انٹینا
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
6 فٹ 5500/-
اب صرف 8 فٹ 7000/-
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

احباب کرام کو وعدہ وقف جدید ادا کرنے کی یاددہانی کرانا سیکرٹریان وقف جدید اور دیگر متعلقہ عہدہ داران کے فرائض میں شامل ہے

ناظم مال وقف جدید

خبریں

ربوہ : 22 دسمبر 1994ء
سردی کا معمول کا سلسلہ جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایم۔کیو۔ایم کے جائز مطالبات پورے کر دئے جائیں۔ یہ بات انہوں نے اپنی صدارت میں ہونے والے پی ڈی ایف کے اجلاس میں کہی۔ اس اجلاس میں چاروں گورنر پنجاب اور سرحد کے وزرائے اعلیٰ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ اور ملک قاسم بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے واقعات مسئلہ کشمیر کا ردعمل ہیں۔ اپوزیشن غیر جمہوری طریقے اپنا کر ترقی کا راستہ روکنا چاہتی ہے۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے بلیک مارکیٹ' مصنوعی قلت اور مہنگائی ختم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ فنانس کمیشن کی کمیٹی کے اجلاس میں مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ صدر نے ڈاکٹر محبوب الحق سے بھی اقتصادی اور معاشی ترقی کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔

○ اپوزیشن نے بدھ کو قومی اسمبلی کی کارروائی مکمل طور پر مفلوج کر دی۔ اور کوئی سرکاری بزنس نہیں ہونے دی۔ اپوزیشن نے آغاز میں کہا کہ تین نئے وزراء صرف ایک سطری جملہ کہہ دیں کہ وہ سپیکر کی رولنگ تسلیم کرتے ہیں تو ان سے غیر مشروط تعاون کیا جائے گا۔ ورنہ ایوان کی کارروائی نہیں چلنے دی جائے گی۔ ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ یہ مسئلہ حکومت نے خود پیدا کیا ہے۔ رولنگ کا تسلیم نہ کیا جانا ایوان کے لئے باعث ندامت ہے۔ انہوں نے کہا میرے پاس پاور نہیں کہ ہنگامہ ختم کراؤں اس پر نئے وزیر شاہ محمود قریشی نے کہا کہ ہم اپوزیشن سے ورکنگ ریلیشن شپ کے لئے آئینی ترمیم کے لئے تیار ہیں۔

○ واپڈا نے ملک بھر میں ۲۶- دسمبر سے روزانہ ۷ گھنٹے کی بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا اعلان کیا ہے۔ لیکن ۱۲- جنوری سے لوڈ شیڈنگ کی شدت کم ہو جائے گی رمضان المبارک میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی۔ بتایا گیا ہے کہ نئی توانائی پالیسی کے تحت ۱۹۹۷ء تک لوڈ شیڈنگ ختم ہونے کا امکان ہے۔ اور اعلان کے بغیر بجلی بند نہیں کی جائے گی۔ پچھلے سال کی نسبت کم لوڈ شیڈنگ کی جا رہی ہے اور اب بھی پانچ وقفوں میں کی جائے گی۔ دیہات اور شہروں میں مساوی لوڈ شیڈنگ ہو گی۔

○ پنجاب حکومت نے پورے صوبہ میں آٹا ۵ روپے کلو فروخت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ۴۰ کلو آٹے کی قیمت میں ۴۰ روپے کی کمی کر دی گئی ہے پورے صوبہ میں ۲۱۷۴ چکیوں پر پسائی کے بعد آٹا فیئر پرائس شاپس پر فروخت کیا جائے گا۔ ۲۰ کلو آٹے کی قیمت ۱۰۸ روپے ہو گی۔ آٹا مہنگا بیچنے والی ملوں کو گندم کی فراہمی بند کر دی جائے گی۔

○ پاکستان میں گھی تیار کرنے والی کمپنیوں کی ایسوسی ایشن کی طرف سے گھی کی قیمت ۲ روپے کلو کم کر دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایکس فیکٹری نئی قیمت ۳۶ روپے کلو ہو گی۔ گھی فیکٹریوں نے یہ فیصلہ عالمی منڈی میں قیمتیں گرنے کے بعد کیا ہے۔ گھی کی قیمت ۴۴ روپے فی کلو سے کم ہو کر اب ۳۸ سے ۴۰ روپے تک آ گئی ہے۔ جبکہ ایسوسی ایشن کے اس فیصلے کے بعد پرچون نرخ میں مزید کمی آ جائے گی۔

○ وزارت پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے ایک ترجمان نے گیس کے نرخوں میں اضافے سے متعلق بعض اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں کو بے بنیاد اور غلط قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ گیس کے نرخوں میں مزید اضافہ نہیں کیا گیا۔

○ اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر نے کہا ہے کہ حکومت نے اخبارات و جرائد کے لئے درآمد کئے جانے والے نیوز پرنٹ پر کوئی ڈیوٹی عائد نہیں کی ہے۔ جہاں تک نیوز پرنٹ کی قیمتوں میں اضافے کا تعلق ہے تو اس کا انحصار عالمی مارکیٹ پر ہوتا ہے۔

○ آل پاکستان کلرکس ایسوسی ایشن نے مہنگائی کے خلاف مظاہرہ کیا۔ ملک بھر میں کلرکوں کی ہڑتال کی وجہ سے سرکاری دفاتر میں کام ٹھپ رہا۔ دفاتر میں تالا بندی رہی۔ ضلعی ہیڈ کوارٹروں پر احتجاجی جلسے کئے گئے اور جلوس نکالے گئے۔ کلرکوں کے رہنماؤں نے اعلان کیا ہے کہ اگر مطالبات نہ مانے گئے تو سول نافرمانی کی تحریک چلے گی۔ محکمہ تعلیم کے ملازمین نے بھی اس احتجاجی تحریک میں حصہ لینے کا اعلان کیا ہے۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کو این۔پی۔ٹی پر دستخط کرنے سے روکنے کے لئے ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔ قاضی حسین احمد نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ہماری وزارت خارجہ امریکن دائرس کی زد میں ہے اس پر ہمیں اعتماد نہیں۔ ہم ایٹمی ڈیٹرنٹ نہیں چھوڑ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی وزیر دفاع ۷- جنوری کو پاکستان آئیں گے وہ این۔پی۔ٹی پر دستخط کرائیں گے۔ یا کوئی اور تجویز دیں گے اس لئے محب وطن لوگوں کو نوٹس لینا چاہئے۔

○ سابق وزیر داخلہ اور حزب اختلاف کے راہنما چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ میرا اور شیخ رشید کا کھلا احتساب کیا جائے۔ اور دیگر سیاست دانوں کا بھی احتساب کیا جائے اور جس پر الزام ثابت ہو اس کو سیاست سے آؤٹ کرنے کے لئے ایبڈو کر دیا جائے۔

○ روس نے چیچنیا کو ہتھیاروں کی کمک روکنے کے لئے زمینی اور بحری ناکہ بندی کر دی ہے۔ گروزنی اور قریبی علاقوں پر راکٹوں اور بھاری توپ خانہ سے گولہ باری کی جا رہی ہے۔ اب تک ۱۲۰- شہری ہلاک ہو چکے ہیں۔ روسی فوجوں نے آذربائی جان اور جارجیا کے ساتھ سرحد بند کرنے کے علاوہ بحیرہ اسود اور کیسپئن کے ساتھ بھی چیچنیا کا بحری رابطہ منقطع کر دیا ہے۔

○ چین نے بھارت کے ساتھ مشترکہ فوجی مشقیں کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بھارتی حکام نے آئندہ گرمیوں میں مشقوں کا اعلان کر دیا تھا لیکن چین نے اطلاع بے بنیاد قرار دے دی۔

○ بھارت نے یورپی تحقیقاتی وفد کے ویزے آخری لمحے منسوخ کر دئے۔ یہ یورپی وفد بھارتی پنجاب میں انسانی حقوق کے متعلق حقائق معلوم کرنا چاہتا ہے۔

○ مسلم لیگ کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے دور حکومت میں ملک کو درپیش اقتصادی مسائل کو نہ صرف حل کیا بلکہ ملک تعمیر ترقی کی جانب تیزی سے گامزن رہا۔ لیکن اس حکومت میں مہنگائی اور لاقانونیت بڑھ گئی ہے۔ غریب کے منہ سے نوالہ تک چھین لیا گیا ہے۔ مسئلہ کشمیر پر بار بار پسپائی ہوئی۔ ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ سٹاک مارکیٹ کریش ہو چکی ہے۔ ہر پاکستانی تشویش میں مبتلا ہے۔

○ سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے رولنگ پر عمل ضروری ہے۔ سپیکر پر اعتماد نہیں تو پھر اسے ہٹا دیں۔ یہ مسئلہ حل ہوئے بغیر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان رول نہیں ادا کر سکتا۔

مرضِ اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام: ۲۰۱ روپے ، ۶۰ گرام: ۶۰۱ روپے ، ۱۰۰ گرام: ۱۰۰۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن :
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 04524-212434 ---- فیکس -534

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک
ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبد الغفور زاہد آف سرگودہا

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 فٹ مع مکمل فٹنگ
21- ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون : 7226508 - 355422
7235175

نصرت جہاں اکیڈمی کی جملہ کتب و کاپیاں مجلد دستیاب ہیں
رؤف بک ڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 212297

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں • اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں
• عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گول بازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین
فون: دوکان ۲۱۱۵۸۴، گھر: ۸۰۸